

(روزنامہ "امروز" ۱۸ جولائی ۱۹۶۷ء)

قارئین کرام! دیکھا آپ نے دہابی مولوی کے نماز پڑھنے سے دیوبندی
ملاں کو کتنی خوشی ہوئی اس کو فخر یہ طور پر پیش کیا اگر دیوبندی دہابی نہ ہوں اور حقیقی
سنی حنفی ہوتے تو اس کو یہ خوشی نہ ہوتی۔

اس کے متعدد جواب ہیں:

نمبر ۱: یہ کہ سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا فتویٰ مبارکہ اس شخص کے بارے
میں ہے جو "ان (دہابیوں) کے خیالات و اعمال پر مطلع ہو کر انہیں عالم جانے یا
قابل امامت مانے" اس کی فتویٰ میں تصریح ہے اگر بالفرض خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ
نے ایسا کیا تو وہ یقیناً ان کے خیالات و اعمال پر مطلع نہ ہوں گے کیونکہ بقول "امروز"
جی حضوریوں نے خواجہ صاحب سے نہیں نواب صاحب سے ان کے دہابی اور ہندو
اولیاء اللہ ہونے کی شکایت کی تھی لہذا خواجہ صاحب قبلہ اعلیٰ حضرت قبلہ کے فتویٰ
کی زد میں نہیں آتے۔ آپ کا یہ جوڑ توڑ کامیاب نہیں ہونا نظر آتا۔

نمبر ۲: یہ کہ اس مولوی کا نام بقول امروز احمد بخش تھا یہ نام دہابیوں و ہندویوں
کی جان کے لئے قیامت ہے۔ ملاحظہ ہو مولوی اشرف علی تھانوی کفر و شرک کی
باتوں کے بیان میں لکھتے ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی کا فتویٰ | سہرا باندھنا۔ علی بخش حسین بخش (احمد بخش
محمد بخش پیر بخش فرید بخش) نام رکھنا اور

یوں کہنا کہ خدا رسول چاہے تو فلاں کام ہو جائے (یہ سب شرک ہیں)
(بہشتی زیور اول ص ۴۴)

مدرسہ خیر المدارس کا فتویٰ | الجواب ۱۹۱ عبد الباقی عبد الرسول و نبی بخش و پیر بخش

احمد بخش یہ سب نام درست نہیں باقی نور احمد، نور محمد، غلام معین الدین، غلام محی الدین یہ درست ہیں۔ فقط واللہ اعلم بندہ اصغر علی غفرلہ

نائب مفتی خیر الدارس ملتان

الجواب صحیح عبداللہ غفر اللہ مفتی خیر الدارس ملتان ۱۱ ۲/۴ ۵



مولوی اشرف علی تھانوی کا کاروباری عقیدہ
تنخواہ کے لئے قیام و مولود چائنہ

”کانپور میں مجلس میلاد قائم ہوتی ہے اور لوگ کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہیں میراجی جلتا ہے مگر بہر حال وہاں کانپور میں قیام کرنا قریب بحال دیکھا اور منظور تھا وہاں رہنا کیونکہ دنیاوی منفعت بھی ہے کہ مدرسہ سے تنخواہ ملتی ہے“

رہنڈا میلاد و سلام میں تنخواہ کے لئے شامل ہوتے رہے) ”سیف یانی“ (۲۳-۲۴)
 بتائیے مذہبی خودکشی کی ایسی بدترین مثال دنیا کے کسی بھی مذہب میں دیکھی آپ نے
 تنخواہ کے لئے قیام و میلاد جائز ہو گیا۔

مولوی رشید احمد گنگوہی کی ڈانٹ ڈپٹ | جب دلیوبندی قطب عالم مولوی رشید احمد
 صاحب گنگوہی کو علم ہوا کہ اُن کا حکیم الامت
 اور تھانوی صاحب کا پُر فریب جواب | کانپور میں چند مکوں کے لاپس میں میلاد و قیام
 میں شرکت کر رہا ہے انہوں نے سخت ڈانٹ پلائی اور اُن کو گنگوہ سے کانپور خط لکھایا
 بات مولوی رشید احمد گنگوہی کے سوانح نگار مولوی عاشق الہی میرٹھی دلیوبندی نے خود ہی
 کھول دی اس نے مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کا جوابی مکتوب شائع کر دیا۔ ملاحظہ ہو،

جواب مولوی اشرف علی تھانویؒ

”بوالا خدمت بابرکت قدوة العرفان بدة الفضل حضرت

مولانا رشید احمد صاحب دامت برکاتہم تسلیم بصد

تعظیم قبول باد والا نامہ شرف صدور لایا معزز قریبا حضرت عالی کے ارشادات سے اس عمل و مولود و قیام کے جو مفاسد علمیہ و عملیہ عوام میں غالب ہیں پیش نظر ہو گئے اور ارادہ کر لیا کہ ہرگز ایسی مجالس میں شرکت نہ ہوگی اب یہاں (کانپور) کی حالت عرض کر کے جواب کا انتظار ہے..... (مولود و قیام) کی پوری طرح مخالفت کر کے قیام دشوار ہے گو اب بھی یہاں کے بعض علماء مجھے وہابی کہتے ہیں اور بعض بیرونی علماء بھی یہاں آکر لوگوں کو سمجھا گئے ہیں یہ شخص (اشرف علی) وہابی ہے اس کے دھوکہ میں مت آنا..... اب تین صورتیں محتمل ہیں ایک یہ کہ ایسے موقعہ پر کوئی حلیہ (دہانہ) کر دیا کروں گا مگر اس کا ہمیشہ چلنا محال ہے۔ دوسرے یہ کہ صاف مخالفت کی جاوے مگر اس میں نہایت شور و فتنہ ہے جس کی مدد نہیں دینی مفسرت یہ ہے کہ اس میں جہلا (اہل سنت) عوام سے ایذا رسانی کا اندیشہ ہے۔ دینی مفسرت یہ ہے کہ اب تک جو ان لوگوں کے (دھوکہ سے)

عقائد و اعمال کی اصلاح کی گئی ہے (وہابی بنایا ہے) سب بے اثر و بے وقعت ہو جائے گی اس بدگمانی میں کہ یہ شخص وہابی ہے اب تک پوشیدہ رہا۔ تیسری صورت یہ کہ یہاں کا تعلق ملازمت ترک کر دیا جاوے..... یہاں ربیع الاول و الآخر میں ان مجالس (مولود) کی زیادہ کثرت ہے..... الخ اشرف علی از کانپور

۲۹۔ محرم ۱۳۲۵ھ ہجری

”تمذکرہ الرشید مجلد اول ص ۱۳۵ و ص ۱۳۶“

یہاں سنی مسلمانوں کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے کہ یہ وہابی لوگ تنخواہ و ملازمت اور ولایت پھیلانے کے لئے تفتیش کرتے ہیں اور دھوکہ دینے کے لئے مولود و قیام تک بھی کر گزرتے ہیں۔

مسجد مدرسہ دیوبند میں مولود شریف | فرمایا کہ ایک مرتبہ میں دیوبند پڑھتا تھا وہاں ایک سیاح ولایتی صاحب آئے وہ حضرت حاجی محمد عابد صاحب سے جمعہ کی نماز پڑھانے کی اجازت لے کر منبر پر پہنچ گئے خطبہ شروع کیا چونکہ ربیع الاول کا زمانہ تھا خطبہ کے اندر مولود شریف شروع کر دیا ”(ارواح ثلاثہ ص ۳۴۹)“

تحفۃ المقلدین کے نام پر دھوکہ منڈی | مصنف نے صفحہ ۸۹ پر پھر دوبارہ سینڈنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہ العزیز کے والد گرامی کے نام سے ایک فرضی کتاب کو غلط منسوب کر کے بعض علماء اہل سنت کے فتاویٰ نقل کئے ہیں جس کی ابتداء غلط اور انتہا جھوٹ ہے نہ تو امام اہل سنت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی مولانا تقی احمد خاں صاحب ہے، نہ ان کی دنیا میں تحفۃ المقلدین نامی کوئی کتاب ہے مولوی جوزف کہیں سے لاکر دکھا دے تو اس کو آنے جانے کے کرایہ کے علاوہ حسب حیثیت مبلغ دس روپیہ

انعام دیا جائے گا۔ ہم اس کی صداقت کا لوا مان لیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ کانگریسی ایجنٹ نام نہاد شیخ العرب العجم حسین احمد اچوڑیہا
باشی نے کمال بے ایمانی سے یہ فرضی کتاب گڑھ کُر الشہاب الثاقب میں اعلیٰ حضرت
علیہ الرحمۃ کے والد ماجد سے منسوب کی تھی اور آج سے بہت پہلے اعلیٰ حضرت قدس سرہ
فاضل الاعتقاد ص ۱۱ پر اور علامہ اجل مولانا شاہ محمد اجل رضوی مفتی سنبھل مراد آباد
”رد شہاب ثاقب“ ص ۵ پر اس کا رد فرما کر دیوبندیت کے ڈھول کا پول کھول چکے ہیں
جو مکملیاں حسین احمد نے ماری تھیں یہ بد بخت حرام خور اُن کا خون چوس رہا ہے اور فرضی
کتابوں کے جھوٹے حوالے کر اپنا نام اعمال سیاہ سے سیاہ تر کر رہا ہے اور اس
نے صفحہ ۸۹ پر بعنوان ”احمد رضا خاں بریلوی کے والد ماجد علامہ بریلوی کی نظر میں“ جو
سرخ جہانی ہے اس کی بے ایمانی و دھوکہ منڈی کی عکاسی کرتی ہے۔ ہم مانتے ہیں
کہ صفحہ ۹۰ پر علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رضوی مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث دارالعلوم
حزب الاحناف لاہور صفحہ ۹۱ پر مولانا محمد عنایت اللہ صاحب اور اعلیٰ حضرت فاضل
بریلوی ص ۹۲ پر مولانا افتخار احمد خاں گجراتی ص ۹۳ پر مجاہد ملت مولانا عبد الحماد بدایونی
علیہ الرحمۃ وغیرہ کے فتاویٰ رشید و خلیل، فتاویٰ و نالوتوی کے بارہ میں قطعاً حق ہیں
مگر ان کا اطلاق اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے والد ماجد پر نہ ہوگا یہ فتاویٰ فرضی بنیاد پر
لئے گئے ہیں نہ تحفۃ المقلدین نامی کتاب سیدنا اعلیٰ حضرت کے والد ماجد کی تصنیف
ہے نہ اس میں رشید احمد گنگوہی اور قاسم نالوتوی کو علماء دین مومنین صالحین مہدیین
مانا گیا۔ جب بنیاد فرضی ہے تو فتویٰ کیسا۔ اور پھر سائل نے علامہ ابوالبرکات صاحب
وغیرہ حضرات کو جو استفتاء بھیجا وہ بھی جلسہ سازی کی اعلیٰ دستاویز ہے۔ اس میں نہ
تحفۃ المقلدین کا ذکر نہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے والد ماجد کا نام ص ۸۹ کے استفتاء
میں مولانا مفتی احمد خاں صاحب مرحوم برکیٹ میں بند ہے یہ بعد میں لکھا گیا ہے۔

پھر قائل جوزف کس منہ سے کہہ رہا ہے کہ اعلیٰ حضرت کے والد ماجد نانوتوی صاحب اور گنگوہی صاحب کو صالحین صاف دین اور علماء دین مانتے تھے یہ صریح بہتان و افتراء ہے۔ جب اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے والد ماجد علیہ الرحمۃ نے نانوتوی و گنگوہی کو صالحین و صادقین تحریر کیا ہی نہیں تحفۃ المقلدین نامی ان کی کوئی تصنیف ہے ہی نہیں تو پھر ص ۹۵ جو علماء کے فتاویٰ شائع کئے ہیں ان کا اطلاق امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد گرامی پر ہرگز نہ ہوگا اور یہ سارا کاروبار جھوٹ اور فریب کا ہے۔

قائل جوزف نے ص ۹۵ پر مفتی محمد حسین صاحب نعیمی کا بھی ایک فتویٰ نقل کیا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے ”جو افراد اپنے کو دیوبندی یا غیر مقلد کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں وہ تمام کافر نہیں ہیں صرف وہ افراد کافر ہوں گے جو گستاخ اور بے ادب اور کویں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتکب ہوئے ہیں جو دیوبندی تو ہیں آمیز عبارت کو پسند نہیں کرتے اور کوئی گستاخی اور توہین کے مرتکب نہیں ہوئے وہ کافر بھی نہیں ہیں اسی طرح جو دیوبندی توہین و گستاخی کی وجہ سے کافر ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے جو گستاخ نہیں ان کے پیچھے نماز جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔“

مفتی محمد حسین صاحب نعیمی کے اس فتویٰ کے مقابلہ میں قائل جوزف نے ص ۹۵ پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا ایک فتویٰ نقل کیا ہے جس میں نام بنام تصریح ہے کہ یہ سب کفار و مرتدین ہیں اور یہ کہ من شک فی کفره و عذابہ فقد کفر جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے الخ۔ قائل جوزف کو اس میں بظاہر تضاد نظر آیا کہ اعلیٰ حضرت تو فرما رہے جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور مفتی صاحب کہہ رہے ہیں کہ جو گستاخی نہ کرے وہ کافر نہیں اس کے پیچھے نماز جائز ہے تو لا جوزف کو جان لینا چاہیے مفتی محمد حسین صاحب نے اپنے فتویٰ میں یہ بھی تصریح کی ہے کہ ”جو دیوبندی توہین آمیز عبارتوں کو پسند نہیں کرتے“ (یعنی کفر سمجھتے ہیں) وہ کافر نہیں۔ مفتی صاحب کا مطلب

یہ نہیں ہے کہ جو دیوبندی خود تو توہین نہ کرے اور توہین کرنے والوں کو اپنا مقتدا و پیشوا تسلیم کرتا ہو وہ بھی کافر نہیں۔ ایسا ہرگز ہرگز نہیں۔ مفتی صاحب سے دوبارہ تحقیق کی جا سکتی ہے کہ جو شخص توہین کرنے والوں کو مسلمان اور اپنا امام و مقتدا سمجھے وہ مسلمان ہے یا نہیں؟ ان کا جواب یہی ہو گا کہ جو توہین کرنے والوں کو مسلمان اور اپنا پیشوا سمجھے وہ بھی کافر ہے اور ایسے کے پیچھے نماز باطل و مردود ہے۔ اعلیٰ حضرت اور مفتی صاحب کے فتویٰ میں کوئی تضاد نہیں۔ مصنفؒ سیف شیطانیؒ نے علماء اہل سنت خصوصاً امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے فتاویٰ مبارکہ اس انداز سے پیش کیے ہیں جیسا کہ علماء اہل سنت بلا وجہ کسی کی تکفیر کرتے ہیں۔ کاش کہ مصنفؒ میں دیانت ہوتی اور وہ اپنے اکابر کی تمدن الناس ”حفظ الایمان“ براہین قاطعہ ”صراط مستقیم“ تفہیمت الایمان کی گستاخانہ عبارات بھی نقل کر دیتا تو ظاہر ہو جاتا کہ فتاویٰ تکفیر کی وجہ کیا ہے۔

تاریخیں کرام! دیوبندی گستاخانہ عبارات کی تفصیل دیکھنے کے لئے رسالہ ”حسام الحرمین“ ”المکوبۃ الشہابیہ“ ”منظر بریلی“ ”رؤشہاب ثاقب“ ”طییب البیان“ ”رؤقوتیۃ الایمان“ اور ہماری کتاب ”تہر خداندی بردھماکہ دیوبندی کا مطالعہ کریں۔

رضا خانی کلمہ شریف کا افتراء | جس قدر دروغگوئی اور دجل فریب کا وافر کوڑہ دیوبندی طاؤں کے حقہ میں آیا ہے شاید شیطان

بھی اس سے محروم رہا ہو اور کچھ نہیں تو ص ۹۶ پر بڑے طعنان اور قطعی وثوق و اعتماد سے (معاذ اللہ) لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ کو بریلویوں کا رضا خانی کلمہ شریف قرار دے ڈالا۔ بلاشبہ دیوبند و غابازی دے ایمانی کامرکز ہے۔ ملاں جو زف نے یہ حقیقت کا منہ چڑاتے ہوئے اور دیوبندی کلمہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پر علماء اہل سنت کے مواخذہ کے جواب میں محض بدلہ لینے کی نیت سے لکھا ہے۔ تاریخیں کرام! غور کریں کہ اس ذلیل مصنف میں کتنی بے حیائی ہے۔ سرفنی لکھتا

ہے۔ ”رضا خانی کلمہ شریف“ اور حوالہ دیتا ہے ”فوائد فریدیہ کا۔“ اول تو یہ کہ ہم اہلسنت تو اس کلمہ کو کلمہ طیبہ نہیں سمجھتے نہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کسی کتاب میں مذکور و منقول اور نہ ہمارا اس پر ایمان بلکہ یہ ظاں اپنے قول سے ایک غیر کلمہ کو کلمہ شریف قرار دے کر خود اپنے اصول سے کافر ہوا کیونکہ حشری رسول اللہ جب کلمہ نہیں ہے تو اس کو کلمہ شریف قرار دینا سراسر گمراہی ہے۔ دوم یہ کہ اس عنیدہ مریدِ ارشد نے اس کو فوائد فریدیہ حصہ ۵ سے نقل کیا ہے اور فوائد فریدیہ اعلیٰ حضرت علامہ امام احمد رضا فاضل بریلوی تیس مرتبہ کی تصنیف نہیں ہے بلکہ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب علیہ الرحمۃ کی تصنیف ہے اور خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کو یہ شخص خود بھی دلی کامل سمجھتا اور رحمۃ اللہ علیہ لکھتا ہے۔ ملاحظہ ہو:

”لیکن پاک سنی تنظیم کے صدر تو ڈیرہ غازی خاں سے بیٹھے ہوئے کوٹ مٹھن کے برگزیدہ انسان اور اپنے مسلم شدہ دلی خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کیا حملہ کر رہے ہیں“ ”سیف شیطانی“ (۵)

اور لکھتا ہے ”ضیاء پر خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا تصنیف شدہ سلسلہ شریفیہ“ ”سیف شیطانی“ (۹)۔

جب خواجہ صاحب معاذ اللہ حشری رسول اللہ کے قائل ہیں اور یہ اس کلمہ کو ناجائز سمجھتا ہے تو پھر حضرت خواجہ کو برگزیدہ انسان دلی کامل اور رحمۃ اللہ علیہ لکھنے کا کیا مطلب ہے؟ ایک شخص پر نیا کلمہ گھڑنے کا افسرہ بھی کیا جا رہا ہے۔ حشری رسول اللہ کہنے کا الزام بھی لگایا جا رہا ہے لیکن اس کو برگزیدہ انسان دلی کامل اور رحمۃ اللہ علیہ بھی لکھا جا رہا ہے؟

حقیقت حال کی وضاحت

حقیقت یہ ہے کہ اکابر و اصحاب غریب و بندگان دلی و بندوں کے جدید نام بناد کلمہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ

جس پر خود دیوبندی حکیم الامت تھانوی صاحب نے اپنے اس کلمہ پڑھنے والے مُرید کو یوں کہہ کر حوصلہ افزائی کی تھی کہ ”اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے“ (الامداد تھانوی) پر علماء اہل سنت کے ممققانہ اعتراضات کی یلغار سے تنگ آچکے تھے اس لئے انہوں نے بوکھلاہٹ کے عالم میں جوابی طور پر یہ کلمہ بعض اہل حشیت سے نقل کر کے اس کو رضا خانی کلمہ شریف قرار دیا حالانکہ فوائد فریدہ میں حشیتی رسول اللہ کی وضاحت و تصریح بھی ہے اس کو ملاں رضانی ہضم کر گیا صرف یہ الفاظ نقل کر دیئے جو اس کی دھوکہ منڈی کے لئے مفید تھے اور پھر خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ پر بھی کیا اعتراض ہے جبکہ یہ کلمہ اپنی تفصیل کے ساتھ ”فوائد السالکین“ ملفوظات خواجہ قطب الدین بختیار کاکی مرتبہ خواجہ بابا فرید الدین گنج شکر میں موجود ہے۔

گھر کی شہادت دیوبندی وہابی فرقہ کے ایک اور ملاں جوزف کے ہم ذوق مصنف ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی اپنی ایک تازہ تصنیف ”توحید خالص“ پہلی قسط گھر کے چراغ کے صفحہ ۸۰ پر اسی حشیتی رسول اللہ کی حقیقت یوں بیان کرتے ہیں:-

”خواجہ فرید الدین گنج شکر بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی محفل میں مختلف قسم کے ذکر ہو رہے تھے..... ایک مرتبہ شیخ (خواجہ) معین الدین (حشیتی) کی خدمت میں حاضر تھا اور اہل صفہ بھی موجود تھے اولیاء اللہ کا ذکر ہو رہا تھا کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور بیعت کے لئے پالوسی کی آپ (خواجہ معین الدین) حشیتی اجیری علیہ الرحمۃ نے اُس کو بٹھایا اُس نے عرض کی کہ میں مرید ہونے آیا ہوں فرمایا ”جو کچھ ہم کہیں گے کرے گا اگر یہ شرط منظور ہے تو بیشک میں مرید کروں گا۔ اس نے کہا جو کچھ آپ کہیں گے وہی کروں گا۔ آپ نے فرمایا تو کلمہ اس طرح پڑھتا ہے

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایک بار اس طرح پڑھ لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ
چونکہ (وہ) راسخ العقیدہ تھا اس نے فوراً پڑھ دیا خواجہ (معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ) نے
اس سے بیعت لی اور بہت کچھ غلعت عطا کی اور فرمایا میں نے فقط تیرا امتحان لیا تھا
کہ تجھ کو مجھ سے کس قدر عقیدت ہے ورنہ میرا مقصود یہ نہ تھا کہ تجھ سے اس طرح کلمہ
پڑھواؤں میں کون اور کیا چیز ہوں میں ایک اہل دین کا غلامان محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہوں حکم وہی ہے جو تو اقل سے کہتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اس بات سے تری صدق عقیدت معلوم ہوئی اب تو میرا مرید صادق ہوا۔
”فوائد السالکین“ ص ۱۲۶ و ص ۱۲۷

مولوی سرفراز گھڑوی کی شہادت | ملاں جوزف کے ایک اور ہم ذوق و ہم عقیدہ
دیوبندی و اہل مصنف مولوی سرفراز گھڑوی

صاحب لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ کی صفائی پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:
”حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ المتوفی ۷۲۵ھ کی سوانح
عمری ملقب بہ انوار خواجہ میں مذکور ہے کہ ایک شخص حضرت خواجہ صاحب کی خدمت
میں مرید ہونے کے واسطے حاضر ہوا۔ آپ نے اس کے سامنے وہی شرط پیش کی جو حضرت
شبلی نے اپنے مرید کے سامنے پیش کی تھی۔ اس شخص نے وہ شرط قبول کی تو آپ نے
فرمایا کہ پڑھو لا الہ الا اللہ معین الدین رسول اللہ اس نے پہلے انکار کیا لیکن جب
دیکھا کہ اس شرط کے بغیر بیعت محال ہے تو جبراً و قہراً اس نے لا الہ الا اللہ معین
الدین رسول اللہ پڑھا اس کے بعد خواجہ معین الدین صاحب نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص
تمہاری عقیدت مندی کا امتحان تھا عقیدہ وہی رکھنا جو تمہارا تھا۔ میں تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اہل غلام ہوں (مصلحہ) ارشاد الاخیار ص ۵
(عبارات اکابر صفحہ ۲۵۵ و صفحہ ۲۵۶ از مولوی سرفراز خاں گھڑوی دیوبندی)

کس قدر ظالم ہے یہ دیوبندی قلم جو زلف! واقعہ کیا ہے کیا بنا گیا منقول ہے
 ”قوائد فریدیہ“ خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ و قوائد السالکین میں حضرت خواجہ معین الدین اجمیری علیہ الرحمۃ
 و حضرت خواجہ بختیار کاکی و حضرت بابا فرید الدین گنج شکر قدس سرہم نے ذمہ لگایا جا
 رہا ہے انحضرت علامہ امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے یہ کس قدر ظلم اور ستم ظریفی
 اور بدترین قسم کا سفید جھوٹ ہے کیا اس خرافات و الزام تراشی و بہتان طرازی کی زور
 حضرت خواجہ معین الدین چشتی حضرت بابا فرید الدین گنج شکر حضرت خواجہ قطب الدین
 بختیار کاکی قدس سرہم پر نہیں پڑتی؟ کیا دیوبندی قوم میں رتی برابر بھی دیانت ہے
 حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ پر بھی کیا الزام جبکہ وہ واقعہ کے بعد فرما رہے ہیں کہ یہ
 تمہاری عقیدت مندی کا استہسان تھا میں کس لائق ہوں ادنیٰ غلام و بندگان محمد رسول اللہ
 ﷺ سے ہوں اور یہ کہ فرمایا عقیدہ وہی رکھنا جو تمہارا تھا یعنی لا الہ الا اللہ
 محمد رسول اللہ۔

اس عنوان کے تحت غائب و کذاب مصنف اور اہل مناظر
رضا خانی درود شریف نے مولانا شاہ علامہ محمد عارف صاحب قادری کے شجرہ
 طیب کے حوالہ ایک درود نقل کیا ہے ہم کہتے ہیں یہ بھی تھانوی درود کا بدلہ لینے کے لئے
 لکھا گیا اور یہ علماء اہل سنت کی مار سے بچنے کا ایک ذریعہ ہے مولانا شاہ علامہ عارف اللہ
 صاحب قادری کے نام گرامی سے شائع شدہ درود کوئی نیا درود نہیں بلکہ وہی پرانا درود ہے
 اور باقی دعا ہے اور اس کا ترجمہ یہ ہے ”اے اللہ درود و سلام اور برکت بھیج حضور ﷺ
 علیہ السلام پر اور آپ کے آل و اصحاب اولیاء پر اور اپنے عبد ضعیف محمد عارف اللہ قادری
 پر“ ہر ذی علم جانتا ہے کہ حضرات اولیاء و علماء پر تبعا اس کا اطلاق ہوتا ہے اور یہ جائز ہے
 ہر کوئی دعا کے اختتام پر کہتا ہے ”وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔“
 یہاں بھی آل و اصحاب پر تبعا و ضمناً درود دعا ہے ورنہ درود و سلام مستقلاً انبیاء و رسل

علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے۔ اور اگر مولانا شاہ عارف اللہ صاحب مدظلہ کا تحریر فرمودہ درود واقعی غلط ہے تو پھر اس کو درود شریف لکھ کر ملاں جوزف بھی گمراہ دے دیں ہوا۔ بہر حال یہ کوئی قابل مواخذہ بات نہیں البتہ دیوبندی تھانوی درود واقعی قابل ملامت ہے جو یہ ہے ”اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرق علی“

”الامداد تھانہ جھون بابت ۸ - صفر ۱۳۳۶ھ“

یہ ہے نیا تھانوی دیوبندی درود جو تبعا نہیں بلکہ مستقلا ہے جس میں تھانوی دیوبندی حکیم الامت کو سیدنا ونبینا تک کہا گیا ہے۔ ملاں جوزف اپنی بلاؤں و سروں کے سر ڈال کر اپنا نامہ اعمال سیاہ کر رہا ہے اور بے دریغ جھوٹ پر جھوٹ بکنا چلا جا رہا ہے اور قطعاً شرم و حیا محسوس نہیں کرتا۔

آخری وصیت سیف شیطانی کے صفحہ ۹۷ پر سیدنا امام اہل سنت سرکار اعظم فرماتے ہیں: فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک وصیت نقل کی ہے وہ یہ ہے ”میرا (احمد رضا خاں بریلوی) دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے اللہ توفیق دے“ (دسویا شریف ص ۹)

ملاں جوزف نے اپنی خبیث فطرت سے مجبور ہو کر غیظ و روح کی تسکین کے لئے امام اہل سنت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کی یہ وصیت تو نقل کر دی لیکن جرات لب کشائی نہ ہوئی کسی معقول دلیل سے اس کا مدلل رد نہ کر سکا یہیں سے اس جاہل کی علمی بھائی آشکارا ہے۔ بہر حال یہ کوئی نیا اعتراض نہیں ہے۔ آج سے بہت پہلے دیوبندی و اہل مناظر یہ اعتراض کر چکے ہیں ۱۳۵۲ھ میں بریلی شریف کے عظیم مناظرہ میں دیوبندی سلطان المناظرین مولوی منظورہ سنہلی نے بھی یہ اعتراض کیا تھا اور محدث اعظم پاکستان امام الناظرین مولانا محمد سرور احمد صاحب قدس سرہ سے ذلت آمیز شکست اور عبرتناک مار کھائی تھی ملاحظہ ہو رویداد مناظرہ بریلی اور ۱۳۵۲ھ میں باغ لانگے خاں عتان میں اور پھر درسی ضلع مظفر گڑھ

میں ۱۳۵۳ھ میں شیرِ بیشہ اہل سنت مولانا محمد حشمت علی خان صاحب رضوی قدس سرہ اور مولوی منظورہ سنہلی کے درمیان مناظرہ ہوا۔ دونوں جگہ متذکرہ بالا وصیت پر بحث ہوئی۔ اور دیوبندی وہابی مناظر کو بڑی طرح مارکھانی پڑی تفصیل ”رؤیہ او مناظرہ اوری و مناظرہ ملتان سے معلوم ہو سکتی ہے۔ اسی طرح گزشتہ سال ”دھاکہ“ نامی کتاب میں بھی اس وصیت کو موضوع بحث بنایا گیا اس کا مدلل و مفصل و مسکت جواب فقیر راقم الحروف نے ”قبرِ خداوندی بردھاکہ دیوبندی“ میں عرض کیا ہے لیکن یہ ڈھٹائی اور بے شرمی ہے کہ کئے ہوئے اعتراضات اور پٹے ہوئے سوالات پھر کئے جارہے ہیں جو کھیاں مولوی منظورہ سنہلی اور مرتضیٰ حسن در بھنگی چاند پوری وغیرہ نے ماری تھیں انہیں کا جنازہ تلاں جوزف سر پر اٹھائے پھر تاسہے کہ میں بھی ایک بقلم خود مناظر ہوں۔ بہر حال اس وصیت پر دیا بند یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے فرمایا ”میرادین و مذہب“ حالانکہ یہ بدعتِ غلو کریں تو اسی میں جواب ہے کہ جو میری کتب سے ظاہر ہے بس جواب ہو گیا۔ امام اہلسنت کی تصانیف مبارکہ کو دیکھ لیا جائے قرآن و حدیث کے خلاف کچھ نہ ملے گا اور اعلیٰ حضرت نے اپنی کتب کی تخصیص اس لئے فرمائی کہ اس دور میں ہر سہے دین قرآن و حدیث کا نام لیتا ہے اس لئے دیا بند وہابیہ و فاض و قادیانید کی کتب نہیں بلکہ میری کتب کا مطالعہ کرنا یہی صحیح مذہب ہے اور قرآن و حدیث کے مطابق ہے۔ اگر کسی دیوبندی میں جرأت اور استعداد و قابلیت ہے تو وہ ثابت کرے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی فلاں بات ”قرآن مجید“ و حدیث حمید کے منافی ہے۔

احادیث صحیحہ میں ہے کہ قبر میں منکر بکیر آکر سوال کرتے ہیں ”من ربک“ تیرا رب کون ہے۔ ”مادینک“ تیرا دین کیا ہے؟ ”مردہ“ دوسرے سوال کے جواب میں کہتا ہے ”دینی الاسلام“ یعنی میرا دین اسلام ہے۔ تو ان احادیث سے میرا دین کہنا ثابت ہوا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ میرا گھر اہل دین خود ساختہ دین۔ اعلیٰ حضرت نے ازراہ محبت یہ فرمایا کہ میرا دین۔

جیسا کہ کہتے ہیں میرا رب۔ میرا رسول تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس کا خود ساختہ رب یا خود ساختہ رسول بہر حال اعظمیت کی اس وصیت میں کوئی شرعی خرابی نہیں ہے۔ اور اس وصیت کے بارے میں مولوی ضیاء احمد دیوبندی واپی اپنی کتاب "التحقیق المحیب فی بیان انواع التنزیہ" ص ۲۴ پر لکھتے ہیں اور وصیت کنندہ مصاب اور اس کی وصیت عین شریعت ہوگی پھر اسی صفحہ ۱۴ پر ہے "متبع وصیت مذکورہ عند اللہ مصاب و مشاب ہے" اس جواب پر دیوبندی مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے مدرس مولوی عبداللطیف صاحب سہارنپوری کی تصدیق بھی موجود ہے۔ ملاں جوزف کو گھر کی خبر سے کہ اعراض کرنا چاہیے۔

اعظمیت قدس سرہ کی اس وصیت کے ذیل میں یہ لایا گیا ہے کہ "یعنی کھانے میں بنی اسرائیل کی اقتداء اور جہاد میں ان سے بھی آگے کہ اپنے والد مولانا نقی احمد مرحوم مغفور کو دیوبندی واپی اور کافر اور ان کے نکاح اولاد ولد الزنا محرم الارث تک کافر بنی دینیہ بغیر نہ رہ سکے۔ ولد الشیطان کی یہ شیطانی بکواس بھی علم و تحقیق کا کوئی حصہ ہے مولانا سیدی نقی علی قانصا صاحب قدس سرہ کے خلاف کہاں یہ ناپاک فتویٰ ہے؟ اور مولانا نقی علی خاں صاحب قبلہ قدس سرہ نے کس کتاب میں کس جگہ پر ہنسی کھنڈ پٹی عتاقوی دیوبندیوں کے خود ساختہ قطب عالم ندر شید اور نافوتوی قاسم کو صالحین و صادقین قرار دیا ہے؟ یہ ہے دیوبند جھوٹوں اور کذابوں کا مرکز ہے۔ ملاں جوزف نے کھانے اور جہاد کا نام بھی لیا ہے تو بتائیے کیا دیوبندی کچھ نہیں کھاتے کتے اور کپورے تک تو چمٹ کر جاتے ہیں اور جواب قرار دیتے ہیں ملاحظہ ہو فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳ ممکن ہے ملاں جوزف کھانے کا قائل نہ ہو اور حسین احمد اجدھیا ہاشمی کے ہندو آقاؤں کی طرح مرن برت کا قائل ہو۔ الغرض اس قسم کی بے تحاشہ لالچیں بکواس اور بکثرت الزامات کے باوجود ملاں جوزف اہل سنت و جماعت کو اس شعر کے مصداق قرار دیتا ہے :

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو قدن میں ہنود
 یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر مشرما میں یہود
 اس میں ملاں جوزف نے یہ مسلمان ہیں کہہ کر اہل سنت کو مسلمان تو تسلیم کر لیا ہے
 اور اس کے باوجود وہ جو کہ اس کو کہتے ہیں وہ شیطانی فیض ہے۔
 اپنے کذاب ہونے کا اقرار | کہتے ہیں جھوٹے آدمی کا حافظہ بہت کمزور ہوتا ہے
 یہی حال جوزف شیطانی کا ہے۔ صفحہ ۹۷ پر لکھتا ہے

”رضا خانی خدا“ اس کے ذیل میں ہے،

فرید با صفا ہستی محمد مصطفیٰ ہستی

چہا گویم چہا ہستی خدا ہستی خدا ہستی

ان اشار کا صحیح مفہوم سمجھ لیں رضا خانی خدا کی سرخی جمادی لیکن چونکہ یہ تہو اب ہے
 پر لے درجہ کا کذاب ہے حافظہ کمزور ہے اس کو یاد نہیں رہا۔ اس بد بخت نے صفحہ ۲۹ پر
 لکھا تھا ”احمد رضا خاں بریلویوں کے خدا ہیں“ ملاحظہ ہو سیف شیطانی صفحہ ۲۹۔

قاریین کرام! غور فرمائیں اس کیسے کذاب کی کوئی بات صحیح بھی ہے۔ کیا یہ مردود عالم
 کہلانے کا مستحق ہے؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ یہ دیدہ دانستہ دوسروں کے خلاف بلا ثبوت
 ردیل بکواس کر کے اپنے اکابر کی بگڑیاں اچھلوانا چاہتا ہے۔ کیونکہ آسمان پر تھو کا ہوا منہ
 پر آکر پڑتا ہے۔

صفحہ ۹۸ پر لکھتا ہے ”ایک شخص نے حضرت بایزید بطنامی کو بیت اللہ کے طواف
 کے لئے کہہ مقرر جا رہے تھے فرمایا کہ اگر بیت اللہ کا طواف کرنا ہو تو مکہ معظمہ جاؤ اور اگر
 خدا کا طواف کرنا ہو تو میرا طواف کرلو“

اگرچہ حوالہ نام تمام دخیانت شدہ ہے۔ ہم اس پر مختصر عرض کریں گے کہ اہل اللہ کے
 کلام کو سمجھنا جاہل و مجہول ملاں جوزف کے بس کا لوگ نہیں۔ ممکن ہے اُن بزرگ کی مراد یہ ہو

”کہ قرآن مجید میں ہے **وَنَحْنُ اقْتَرَبُ إِلَيْهِ** من حبل الوريد یعنی اللہ تمہارے شرگ سے بھی زیادہ قریب ہے طواف چکر لگانے کو کہتے ہیں اس اعتبار سے انہوں نے ایسا کہا ہو گا اور پھر قن جو زلف خود اپنی سیف شیطانی کے صفحہ ۲۶ پر تسلیم کرتا ہے :

”ببینہ اسی طرح و بعد ذوق اور سکر کی حالت میں اگر کوئی شخص چند کلمات کسی کی صوح میں کہہ بیٹھے یا فرط محبت میں ایسے الفاظ نکل جائیں جو کہ ظاہری طور پر شریعت کے خلاف معلوم ہوں تو اول اس کی تاویل کر لی جائے گی اگر تاویل نہ ہو سکے تو پھر قائل کا اعتقاد پوچھا جائے گا اور وہ ظاہر معنی کا معتقد نہیں ہے تو پھر اس پر حکم تکفیر عائد نہ ہو گا“

کیا قن جو زلف نے اپنے اکابر کے اقوال کی تاویل کا ہی ٹھیکہ لیا ہوا ہے وہ حقیقی اولیاء اللہ اور مشائخ کرام کے اقوال کی تاویل نہیں کر سکتا ؟ قن جو زلف نے اپنی اسی کتاب کے صفحہ ۶۳ و ۶۴ پر فقیر ارقم الحروف کے متعلق لکھا ہے کہ وہ علماء کی عبارات کو کس طرح سمجھ سکتا ہے۔ جب اس کا یہ قول ہے کہ ہم دیوبندی قلوں کی عبارات نہیں سمجھ سکتے تو پھر یہ خود بتائے کہ کیا وہ خود حضرت بایزید بظامی علیہ الرحمۃ جیسے باکمال بزرگ اور آپس کے ہم عصر اکابر اولیاء اللہ کے عارفانہ اقوال کو کیسے سمجھ سکتا ہے ؟ اور اس شیخ علیہ الرحمۃ نے تو حضرت بایزید بظامی علیہ الرحمۃ کو بیت اللہ کے طواف کے لئے کہ معطر جانے کو فرمایا۔ لیکن دیوبندی مولوی محمود الحسن کہتے ہیں کہ کعبہ شریف سے نارسید گنگوہی کے دامن گنگوہ چلو۔ اپنے مرثیہ میں لکھتے ہیں :

”پھر میں سکتے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ

جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

بتائے کعبہ میں کس چیز کی کمی تھی ؟ کیا وہاں عرفان ذوق و شوق پیدا ہونے کا روحانی

سامان نہ تھا ؟ اور پھر دیوبندی تو مولوی رشید احمد گنگوہی جی کو اپنا دینی دایمانی قبلہ و کعبہ

مانتے ہیں۔ محمود الحسن جے ہند کا نمرہ مار کر لکھتا ہے :

ۛ ہمارے قبلہ و کعبہ ہو تم دینی و ایمانی
 ”مرثیہ گنگوہی“ ص ۱ از محمود الحسن شیخ دیوبند
 ہے دیوبندیوں کے شیخ کی جرأت کہ مسلمانوں کے دینی و ایمانی قبلہ و کعبہ کی جگہ
 گنگوہی کو اپنا قبلہ و کعبہ بنالیا۔ حالانکہ وہ گنگوہی سنتی سے منع بھی کر گیا تھا۔

ملاحظہ ہو :
 حضور علیہ السلام کو قبلہ و کعبہ کہنا مکروہ تحریمی و منع ہے۔

سوال :- قبلہ و کعبہ یا قبلہ دارین کعبہ کو نین یا قبلہ دینی و کعبہ دنیوی یا مثل
 ان الفاظ کے القاب و آداب کسی کو تحریر کرنے جائز ہیں یا نہیں؟ حرام ہے یا غیر حرام؟
 مکروہ تحریمی یا تنزیہی؟

الجواب :- ایسے کلمات ممنوع کے کسی کی نسبت کہنے اور کہنے مکروہ تحریمی (مقرحاً)
 ہیں لقولہ علیہ السلام لا نظرونی المحدث روای البخاری والسم جب زیادہ حدیث نبوی سے
 کلمات آپ کے واسطے ممنوع ہوئے تو کسی دوسرے کے واسطے کس طرح درست ہو سکتے
 ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم (رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۸۷)

مقام عز و فکر ہے کہ جو چیز نبی علیہ السلام کے لئے مکروہ و ممنوع تھی وہ مولوی رشید
 احمد گنگوہی کے لئے عین ایمان و اسلام کیسے بن گئی بلکہ محمود الحسن نے رشید گنگوہی کو دینی و
 ایمانی قبلہ و کعبہ قرار دے دیا۔ دیوبندیوں کو چاہیے کہ کعبہ شریف کی بجائے رشید گنگوہی
 کی قبر کا حج کیا کریں۔

مصنف ”سیف شیطانی“ نے ص ۹ پر پھر دوبارہ ”ہفت اقطاب“ کے اشعار
 نقل کئے حالانکہ ان کا جواب ہو چکا ایک چیز کے بار بار اہادہ سے کیا حاصل؟

دیوبندی وہابی دراصل یہ اشعار اس بات کے جواب میں حقیقت کا منہ پڑانے
کے لئے پیش کرتے ہیں کہ ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر اشرف علی تھانوی کے
گھر حضرت عائشہؓ آنے والی ہیں انہوں نے مجھ سے کہا میرا (اشرف علی کا) ذہن معاً اس

طرف منتقل ہوا کہ کم سن عورت ہاتھ آئے گی الخ (رسالہ الامداد ماہ صفر ۱۳۳۵ھ)۔

دیوبندیوں نے اس عبادت پر علماء اہل سنت کی مار سے بچنے اور حقیقت کا منہ چڑانے کے لئے ان اشعار کی فرضی گستاخی گھر دی۔ اور یہ مصنف کی جہالت ہے کہ اس کو یہ بھی تمیز نہیں کہ شعر کس طرح لکھا جاتا ہے و دشعروں کو پانچ ٹکڑے بنا کر بے ترتیب نقل کر ڈالا ہے اور باوجود کہ صدر الشریعہ بدرالطریقہ مولانا محمد امجد علی صاحب علیہ الرحمۃ کا حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت لگانے والے پر فتویٰ بھی نقل کر رہا ہے لیکن بے حیائی سے مذکورہ بالا اشعار کے ضمن میں سیدی صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی صاحب علیہ الرحمۃ کی والدہ محترمہ کی شان میں بکواس بھی کر رہا ہے مولانا علامہ ابوالحسنات قادری رضوی علیہ الرحمۃ کے متعلق ”سیف شیطانی“ ص ۱ پر لکھتا ہے۔
”مولانا ابوالحسنات تم جیسے رضا خانی نہ تھے“ لیکن پھر بھی مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمۃ کی اہل محترمہ کی شان میں بکواس کر رہا ہے پتہ ہے

ظہر خدا جب دین لیتا ہے حماقت آہی جاتی ہے

ص ۱۱۱ پر حضرت صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی صاحب قدس سرہ کا ایک فتویٰ نقل کیا ہے جس میں سیدہ عائشہ پر تہمت لگانے والے کو کافر و مرتد رافضی جہنمی بتایا گیا اس کے حاشیہ میں بکواس کرتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ احمد رضا خاں بریلوی بدین رافضی جہنمی تھا (معاذ اللہ) حالانکہ یہ مرد و بھڑی جانتا ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ کی تنقیص شان کرنے والا بدین رافضی جہنمی اشرف علی تھانوی ہے ملاحظہ ہو ”الامداد“ ماہ صفر ۱۳۳۵ھ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ رافضیوں سے دیوبندیوں کے گہرے روحانی و جسمانی رشتے ہیں
ملاحظہ ہو :

دیوبندیوں کی لڑکی شیعوں کے نکاح میں | دیوبندی حکیم الامت تھانوی کے پاس ایک استفتاء آیا۔ سوال و جواب دونوں ملاحظہ فرمائیں

سوال : کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہندو سنی (دیوبندی و ابائی) المذہب

مورت بالذکر کا نکاح زید ششی مذہب کے ساتھ بڑھائے شرعی باپ کی تولیت میں ہو گیا
دریافت طلب یہ امر ہے کہ سنی و شیعہ کا تفرق مذہب نکاح جیسا کہ ہندوستان میں شائع
ہے عند الشرح صحیح ہوتا ہے یا نہیں؟

اشرف علی تھانوی کا جواب | ”نکاح منعقد ہو گیا لہذا سب اولاد ثابت النسب ہے
اور صحبت حلال“ (امداد الفتاویٰ جلد ۲ ص ۲۴)

نمبر ۱۳۸ شیعوں کے ہاتھ کا ذکر کیا ہوا جانور حلال ہے (امداد الفتاویٰ جلد ۲ ص ۱۳۸)

تعزیر بنانے کی اجازت | مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ ”ایک گاؤں ہے
کانپور کے ضلع میں گمنیر پورب میں وہاں کے لوگوں کے

مستقل شدھی ہونے کی خبر سنی تھی میں اُس گاؤں میں ایک مجمع کے ساتھ گیا اور اس باب
میں ان لوگوں سے گفتگو کی ان میں سے ایک شخص تھا جو ذرا چودھری سمجھا جاتا تھا میں نے
اس کو بلا کر دریافت کیا کہ مناسب ہے کہ تم شدھی ہونے کو تیار ہو..... اُس نے کہا میرے ہاں
تعزیر بنت ہے (مناسب) ہم ہندو کہہ کو ہونے لگے میں (اشرف علی) نے اس کو تعزیر
بنانے کی اجازت دے دی۔“

..... ”اجمیر میں مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ (استاذ تھانوی) نے
اہل تعزیر کی نصرت کا فتویٰ دیا تھا“ (الافاضات الیومیہ جلد ۳ ص ۱۳۸)

شیعوں اور ہندوؤں کی لڑائی اسلام اور کفر کی لڑائی ہے شیعہ صاحبان کی شکست
نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی شکست ہے اس لئے اہل تعزیر کی نصرت کرنی چاہیے۔
”الافاضات الیومیہ جلد ۳ ص ۱۳۹“

نماز جنازہ | ”حضرت (قاسم نانوتوی) نے اُن (شیعوں) کے اصرار پر منظور فرمایا اور
جنازہ پڑھنے گئے..... نماز (جنازہ پڑھانے) کے لئے کہا گیا تو آگے بڑھے
اور شیعہ کی نماز (جنازہ) شروع کر دی“ (سوانح قاسمی جلد ۲ ص ۱۳۸) اس کے ضمن میں ایک

عام نہاد کرامت گھڑی گئی ہے۔

●..... مشہور شیعہ عالم اور دکیل مظہر علی اعظم انتقال فرما گئے..... نماز جنازہ دیال سنگھ کالج گراؤنڈ میں ۳۰ نومبر ۱۹۸۷ء بروز اتوار ادا کی گئی نماز جنازہ صبح دس بجے حضرت مولانا عبید اللہ نور مظلہ (جانشین مولوی احمد علی صاحب لاہوری) نے پڑھائی۔
 (مقام الدین لاہور ۸۔ نومبر ۱۹۸۷ء ص ۲)

مولوی رشید احمد گنگوہی | صحابہ کرام کو ملعون و مردود کہنے والا سنت جماعت سے خارج نہیں ہوتا۔ (فتاویٰ رشیدیہ جلد ۲ ص ۱۴)

بتائے رافضیوں کے ہم عقیدہ ناری جہنمی معاذ اللہ اعظم حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب ہیں یا اشرفی تھانوی قاسم نافر توئی رشید گنگوہی محمد یعقوب نافر توئی عبید اللہ نور۔؟
 آپ ہی اپنی جفاؤں پہ ذرا غور کریں
 ہم اگر بات کریں گے تو شکایت ہوگی

حضرت ابوالحسن خرقانی سے تمسخر | ص ۳ پر لکھا ہے: خدا کے ساتھ بریلویوں کی کشتی۔
 حضرت ابوالحسن خرقانی نے فرمایا کہ صبح سویرے

اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کشتی کی اور ہمیں بچھاڑ دیا۔
 ”(فیوضات فریدیہ ص ۷ ترجمہ فوائد فریدیہ)
 بریلویوں کا خدا بریلویوں سے کتنا بڑا ہے اس عنوان کے تحت لکھا ہے: ”یہ بھی فرمایا
 ہے (ابوالحسن خرقانی) نے کہ میں اپنے رب سے دس سال چھوٹا ہوں۔“
 ”(فیوضات فریدیہ ص ۷)

اب اس بے وقوف کو کون بتائے کہ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ بریلوی کیسے ہو گئے؟ وہ غازی اسلام فاتح سونٹا سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ کے ہم عصر دلی کامل اور شیخ وقت عارف باللہ ہیں۔ ملاں جوزف اپنے پاگل پن میں ان کو بریلوی کہہ رہا ہے۔

ملاحظہ ہو "نوائے وقت" لاہور ۵ فروری ۱۹۶۹ء صفحہ اول علی ایڈیشن "سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ" نے سومات پر جو آخری، اداں حمل کیا تو حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے خرقہ مبارک کے وسیلہ سے دعا کی: "سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ سے بقول دیوبندی کتابچہ "دھماکہ" دو سو سال پہلے ہے " (دھماکہ ص ۲۵) اور بقول مولوی سرفراز گلکھڑی دیوبندی "حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ المتوفی ۷۲۵ھ" گویا حضرت ابوالحسن خرقانی قدس سرہ کا زمانہ بقول دیوبندی مصنفین ۱۲۵۰ھ ہے گویا آج سے نو سو سال پہلے کے والد جات و عقائد بھی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے حصے میں آگئے اور اس کی ذمہ داری بھی بریلویوں پر ہے درحقیقت یہ مردود بریلویوں پر الزام تراشی کے پردے میں حضرت ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ جیسے اکابر اسلام کی شان میں زبان درازی کر رہا ہے۔ حضرت ابوالحسن خرقانی قدس سرہ اور سلطان محمود غزنوی کو دیوبندیوں کو اس لئے دشمنی اور سخت ناگواری ہے کہ جن ہندوؤں کے حسین احمد مدنی "عطاء اللہ بخاری" کفایت اللہ دہلوی، ابوالکلام آزاد وغیرہ دیوبندی لٹل ایکٹس تھے اور جن کے مال پر اہل دیوبند پلتے تھے ان ہندوؤں کے مرکز سومات کے مندر پر محمود غزنوی نے حملہ کیوں کیا۔ حضرت ابوالحسن خرقانی قدس سرہ کے خرقہ مبارک کے وسیلہ سے دعا کیوں بقول ہوئی "سومات پر مسلمانوں کا قبضہ کیوں ہوا۔ درحقیقت مولوی جوزف اپنے ہندو آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے حضرت ابوالحسن خرقانی کے خلاف زبان درازی بہتان طرازی کر رہا ہے ورنہ اس جیسے جاہل مطلق کے بس کی بات نہیں کہ یہ عارف باللہ حضرت ابوالحسن خرقانی قدس سرہ العزیز کے مافانہ کلام کو سمجھ سکے سمجھنا تو درکنار اس بد باطن نے تو دیدہ و نستہ مغالطہ دینے کے لئے عبارات بھی جوڑ توڑ کر کے نقل کی ہیں اور پھر حوالہ دی "فیوضات فریدہ" ترجمہ فوائد فریدہ کہ ہے جس کے مصنف کو یہ برگزیدہ انسان اور رحمۃ اللہ علیہ گلکھڑی دلی کامل تسلیم کرتا ہے۔

میں توں جوزف اور اس کے پاکستانی غلام خانی اکابر سے پوچھتا ہوں وہ صاف
صاف بتائیں کہ ان کے نزدیک حضرت ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ اپنے ایسے مقامہ جو
”سیف شیطانی“ میں مذکور ہیں کے باعث مسلمان ہیں یا نہیں؟

اگر فاتح سونماست سلطان اسلام محمود غزنوی علیہ الرحمۃ کے علماء و ماویٰ حضرت عارف باللہ
ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ بھی مسلمان نہیں تو پھر کیا مسلمان کی ٹھیکیداری کا انگریزی کٹھ پتلی حسین احمد
صدر دیوبند کے پاس ہے؟ شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

دو خدا کا تصور | کہتے ہیں۔ خدا جب دین لیتا ہے طاقت آہی جاتی ہے یہی حال نیکی
منظر اسلام مصنف ”سیف شیطانی“ کا ہے۔ صلت پر کہتا ہے۔

”بریلویوں کا خدا شرک ہے“ العیاذ باللہ

حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کی تصنیف فیوضات فریدیہ کی ایک عبارت کہ
خیانت کے خبرے ذبح کرتے ہوئے اصل مفہوم کو مسخ کر کے لکھتا ہے کہ حقیقی موجد اور حقیقی
مشرک خدا جل شانہ ہے مصنف ”سیف شیطانی“ نے اپنے اس بیان سے شرک کہہ دیوبند
کے چہرہ پر سے نقاب کشائی کرتے ہوئے اہل دیوبند کے دو خداؤں کے تصور کو بے نقاب کر
دیا کیونکہ اہل دیوبند کے اس جاہل مطلق دلیل نے صلت کی سرخی میں خود لکھا ہے ”بریلویوں کا
خدا شرک ہے“ گویا اہل دیوبند کے نزدیک خدا بھی دو بلکہ متعدد ہو سکتے ہیں بریلویوں کا
خدا جدا ہے اہل دیوبند کا جدا ہے۔ مرزا تیل کا جدا ہے شیعوں کا جدا ہے۔ دو خداؤں کا تصور
پیش کر کے مصنف ”سیف شیطانی“ خود شرک ہوا۔ کیونکہ بریلوی تو کوئی بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ
ان کا خدا جدا ہے اور اہل دیوبند کا جدا ہے۔ اور پھر العیاذ باللہ کا کیا مطلب؟ حبیب (سبحان اللہ)
مصنف ”سیف شیطانی“ کے نزدیک بریلویوں کا خدا ہے ہی جدا تو پھر اس کے شرک ہونے
پر اسے کیا غم؟ بریلویوں کے خدا کو شرک کہتے وقت العیاذ باللہ لکھتا اس بات پر دلالت
کرتا ہے یہ خود اپنے بقول اسی شرک خدا کو ماننے والا ہے۔ شرک خدا کو خدا مان کر ظالم جی

کیا آفتاب کی روشنی بول دراز پر پڑنے سے نجس ہو جائے گی۔ کہیں تو عقل و شعور کا دامن
تھامے، سطحی باتوں فرسودہ اعتراضات سے جاہل دیوبندی قوم کا ہی جی بہلایا جاسکتا ہے مگر
اہل علم دنیا سے ناپید نہیں ہو گئے ہیں۔ کاش کہ ملاں جی سنی مسلک پر زبان لعن دراز کرنے سے
قبل اپنے قطب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی کی شیخ کے حاضر و موجود ہونے سے متعلق اہل اسرار
کا مطالعہ کرتا جس کا حوالہ گذشتہ ادراک پر نقل ہو چکا ہے۔

مصنف کی دیدہ دلیری کے ساتھ مسلسل حقائق پر حیرت ہوتی ہے کہ یہ شخص خیانت کے
فن میں کمال و مردج کو پہنچا ہے اور نہایت ڈھیٹ واقع ہوا ہے اسی صنف پر لکھتا ہے:
یعقوب فرطتے ہیں کہ وہ مرد ہر اس حمل کی حالت پر مطلع فر ہوتا ہے جو ابھی تک ماں
کے پیٹ میں ہوتا ہے (یعنی) کہ کسی عورت کو حمل قرار نہیں پاتا مگر وہ اسے جانتا اور دیکھتا
ہے (نجم الرحمن ص ۱۰۹)۔

حالانکہ یہ بات بھی علامہ وقت مولانا غلام محمود صاحب علیہ الرحمۃ نے حضرت عارف باللہ
یعقوب خادم حضرت سیدی سید احمد رفائی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرمائی ہے جس کو علامہ فاروقی
نے اپنی کتاب التوجید میں نقل کیا جس کی تفصیل علامہ امام شعرانی علیہ الرحمۃ نے طائف ص ۲۹۲
جلد ۱ میں بیان فرمائی۔ مگر اعتراض ہے مذہب اہل سنت پر کہ اس بازی ہو رہی ہے امام
اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہ کے خلاف یہ کہاں کا انصاف ہے؟

دیوبندی حکیم الامت کا چورن | ہم سمجھتے ہیں کہ دیوبندیت و بابیت کے فوائد مبلغ و
مناظر کے جو اندام مخصوصہ کا مرض ہے وہ قرآن و احادیث
کے دلائل سے رفع نہیں ہو گا۔ اس کے رحم کی خرابی اور درد تو دیوبندی حکیم الامت تھانوی صاحب
کے چورن سے ختم ہو گا۔ ویسے بھی ملاں جوزف کو چورن بہت پسند ہے تو ایسے تھانوی کا چورن
ماضی ہے؛

”میں (اشرف علی تھانوی) ایک مجذوب کی دُعا سے پیدا ہوا ہوں جن کا نام حافظ غلام تقی

ہے۔ اُن سے کہا گیا تھا کہ اس لڑکی میری (اشرف علی کی) والدہ کے اولاد زندہ نہیں رہتی تو دہمزدوب صاحب نے) فرمایا عمر اور علی کی کھینچا تانی میں ٹوٹ جاتی ہے اب جو اولاد ہو علی کے سپرد کر دینا۔ اس کو کوئی نہیں سمجھا میری والدہ سمجھ گئیں اور کہنے لگیں باپ فاروقی میں اور ماں علوی اور نام بچوں کے والد کے نام پر رکھے جلتے ہیں اب جو اولاد ہو ماں کے خاندان پر نام رکھو یعنی اس میں لفظ علی ہو تو وہ (دہمزدوب) خوش ہوئے اور فرمایا یہ لڑکی (اشرف علی کی) والدہ) بڑی ذہین ہے یہی مطلب ہے۔ تانی صاحبہ نے فرمایا تو آپ ہی نام رکھ دیجئے فرمایا دولڑکے ہوں گے ایک کا نام اشرف علی خاں رکھنا اور ایک کا اکبر علی خاں۔ عرض کیا گیا کیا یہ پٹھان میں فرمایا ہاں ہاں ایک کا اشرف علی اور ایک کا اکبر علی رکھنا ایک ہمارا ہو گا وہ حافظ اور مولوی ہو گا اور ایک دنیا دار ہو گا پھر ہم دہجائی ہوئے۔
 (انفاضات یومیہ حصہ پنجم ص ۲۱)

نام نہاد مناظر اسلام کو چاہئے کہ ہمیں بتائے کہ کیا دہمزدوب صاحب جناب تھانوی صاحب کی والدہ محترمہ کے اندام مخصوصہ اور رحم کی حالت و کیفیت پر ہر وقت نظر رکھتے تھے؟ اگر اُن کو کیسے پتہ چل گیا کہ تھانوی صاحب کی والدہ محترمہ کے بچے عمر اور علی کی کھینچا تانی میں ٹوٹ جاتے ہیں اور یہ کہ دہمزدوب نے کسی طرح بتا دیا کہ اب اُن کے دولڑکے ہوں گے؟ تھانوی صاحب کی والدہ محترمہ کے رحم و اندام مخصوصہ پر اُن کی نظر تھی یا نہیں؟ — کہیے جناب حکیم الامت کے چورن سے آپ کی بد معنی دُور ہوئی یا نہیں؟

بانی مدرسہ دیوبند کا چورن | اندام مخصوصہ کا مرض ایسا ہوتا ہے کہ ٹٹے ہی ٹٹا ہے اور بیماری کوئی بھی ہو حکما و اطباء اس پر شفق ہیں کہ آتی ہے گھوڑے کی چال اور جاتی ہے کیڑی (چیونٹی) کی چال۔ اُمید غالب تو یہ ہے کہ تھانوی جی کا چورن ملاں جوزف کے لئے شافی و کافی ہو گا کیونکہ وہ حکیم ہی نہیں بلکہ حکیم الامتہ دیوبند ہیں اور اگر نہیں جوزف کو اندام مخصوصہ کے دردناک مرض کی شدت جان لیوا ہی ہے تو ہم اس کو بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کے شفاخانہ لئے چلتے ہیں وہ ان کے سب سے

بڑے سول سرجن ہیں:

”مولانا (قاسم) نافوتوی فرماتے تھے کہ شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتی کے ایک مرید تھے جن کا نام عبداللہ خاں تھا اور قوم کے راجپوت تھے۔ اور یہ حضرت کے خاص مریدوں میں سے تھے ان کی حالت یہ تھی اگر کسی گھر میں جل ہوتا اور وہ تعویذ لینے آتا تو آپ فرما دیا کرتے تھے۔ تیرے گھر میں لڑکی ہوگی یا لڑکا۔ اور جو آپ بتلا دیتے تھے وہی ہوتا ہے“ (ارواحِ ثلاثہ ص ۱۱) اب جوزف جی ہی اس عقدہ کو حل کریں اور اس پھندے سے نکلیں۔ ہمیں بتائیں کہ تمہارے ولایتی پیر کے خاص دلی مرید صاحب کو غورتوں کے اندام مخصوصہ اور حل کی خبر تھی یا نہیں؟ ہر حل والی عورت کے پیٹ کے اندر لڑکا ہے یا لڑکی اس چیز پر ان کی نظر تھی یا نہیں؟ بریلوی دلی اور عارف کی پہچان بتانے سے پہلے گھر کے پیروں اور بزرگوں کی خبر لیں۔

یوں نظر دوڑے نہ بر چھی تان کر

اپنے بیگانے ذرا پہچان کر

قارئین کرام! غور فرمادیں کہ دیوبندیوں کے پیر بھی ولایتی ہوتے ہیں۔ کیوں نہ ہوں ان کا مرکز جو ولایت ہے اور ان کی سرکار برٹش اور بربان خودیہ ان کے فرمانبردار اور وہ ان کی رحمدل گورنمنٹ تفصیل کے لئے ”تذکرۃ الرشید“ ملاحظہ ہو۔